www.emarsiya.com

مرثیہ ۱
مسجد میں قتل جب شہِ خیبر شکن ہوئے
زینت دہِ سریرِ امامت حسنؑ ہوئے
سبطِ رسولؐ جب کہ امامِ زمن ہوئے
ممنونِ فیضِ عام سے سب مرد و زن ہوئے
چرچا تھا خوبیوں کا فلک سے زمیں تلک
خلقِ حسنؑ کا شور تھا عرشِ بریں تلک

۲
حلّالِ مشکلاتِ اسیر و فقیر تھے
اور شاہِ لافتیٰ کے معظم وزیر تھے
قائم مقامِ سرورِ گردوں سریر تھے
یکتا گہر نسب میں عدیم النظیر تھے
نانا رسولؐ بادشہِ مشرقین سا
بازو اگر دیا تو خدا نے حسینؑ سا

۳
لکھا ہے یوں بحار میں راویِ خوش کلام
اک دن سوار جا کے تھے شاہِ ذوالاحترام
خدام تھے سواری میں سرگرمِ اہتمام
جھکتے تھے صف بہ صف پئے تسلیم خاص و عام
تھی روشنی زیادہ تجلیِ طور سے
رستے بھرے تھے نورِ الٰہی کے نور سے

۴
ناگاہ آیا سامنے اک مرد خیرہ سر
اور جانبِ امام درشتی سے کی نظر
منہ سے کلامِ سخت کہے اس نے بیشتر
ترکِ ادب ہے لاؤں اسے کس زبان پر
سمجھا نہ رتبہ شہِ عالی مقام کو
دشنام دی امام علیہ السلام کو

۵
جب کر چکا وہ بے ادبانہ یہ سب کلام
حضرت نے اس کا دیکھ کے منہ روک لی لگام
اور مسکرا کے آپ نے کی سبقت کلام
فرمایا کیوں ہے غیظ میں اے مرد نیک نام
شاید اسیرِ دامِ بلا و محن ہے تو
مجھ کو گماں یہ ہے کہ غریب الوطن ہے تو

۶
مجھ سے سوال کر کہ میں حاجت روا کروں
اور دردِ مفلسی ہو تو اس کی دوا کروں
گر تو مریض ہے تو شفا کی دعا کروں
مقروض گر تو ہووے تو اس کو ادا کروں
تنہا ہے گر تو آ کے مرا غم گسار ہو
پیدل ہے گر تو گھوڑے پہ میرے سوار ہو

۷
گر عازمِ سفر ہے تو لے مجھ سے زادِ راہ
بھاگا ہے گر کہیں سے تو یاں آ کے لے پناہ
بھوکا ہے گر تو سیر ہو اے بندۂ الٰہ
عریاں ہے گر تو لے یہ مرا جامہ و کلاہ
اہلِ کرم ہیں لال جنابِ امیرؑ کے
مہمان چند روز ہو گھر میں فقیر کے

۸
حاضر رہوں گا میں تری خدمت میں روز و شب
ہرگز کسی طرح کا نہ ہوگا تجھے تعب
مہماں کو دوست رکھتے ہیں یاں خاصگانِ رب
دے گا حسینؑ تجھ کو زر و مال بے طلب
ہم آلِ مصطفیٰؐ ہیں یہ سب گھر رحیم ہے
مجھ سے زیادہ میرا برادر کریم ہے

۹
سن کر کلامِ بادشہِ آسماں سریر
کانپا مثالِ بید سراپا وہ مردِ پیر
بے اختیار رو کے پکارا کہ اے قدیر
تیرا کوئی عدیل نہ اس کا کوئی نظیر
شیرِ خدا وصیِ نبیؐ کا کلام ہے
حقا کہ تو امام ہے ابنِ امام ہے

www.emarsiya.com

۱۰
حیدرؑ سے بغض تھا مجھے اور آپ سے عناد
دل سے تمام ہو گئے باطنی فساد
مانند روح و جسم ہوا آج اتحاد
اب بخشیے خطا کو یہی ہے مری مراد
تعزیر دیجے تیغِ دو پیکر نکالیے
تقصیر وار ہوں میں زباں کاٹ ڈالیے

۱۱
چھاتی لگا کے کہنے لگا وہ خدا کا نور
ایمان لایا تو مرے دل کو ہوا سرور
بیتاب کس لیے ہے ترا کچھ نہیں قصور
نزدیک تو بہشت سے ہے اور سقر سے دور
آلِ نبیؐ کی تجھ سے محبت زیاد ہو
تجھ سے حسنؑ خوشی ہے خدا تجھ سے شاد ہو

۱۲
کیا پرورش تھی بندے پہ اس حلم کے نثار
مولا کا حلم و فیض ہے عالم پہ آشکار
ایسا گنہگار ہوا دم میں رستگار
ہے رحم بے حساب تو بخشش ہے بے شمار
پیدا ہوئے تھے یہ عوضِ خاک نور سے
رحمت سے دل بھرا تھا تنِ پاک نور سے

۱۳
ہمت کو نامِ پاک کی نسبت سے تھا شرف
پھرتے تھے کوچہ ہائے مدینہ میں جس طرف
لعل و گہر سے بھر دئیے تھے سائلوں کے کف
ہو جاتے تھے فقیر غنی دم میں صف بہ صف
انبارِ نان دوش پہ اپنے اٹھاتے تھے
بھوکوں کو جا کے راتوں کو کھانا کھلاتے تھے

۱۴
اخبارِ صادقین سے ہوتا ہے یہ عیاں
اس کی طرف سے رہتے تھے مولا جو بدگماں
اسما تھی ایک زوجۂ شہزادۂ زماں
کہتے تھے لوگ اس کا بتا دیجئے نشاں
فرماتے تھے گریز نہیں ہے ممات سے
قطعِ حیات ہے شدنی اس کی بات سے

۱۵
آخر ہوا وہ کہتے تھے جو شاہِ نامدار
دردِ شکم سے رہتے تھے نالاں و بیقرار
شہد و رطب میں زہر دیا اس نے تین بار
سو سو طرح کے رنج تھے اور ایک جانِ زار
کیا بیکسی تھی راحتِ جانِ بتولؑ پر
جا جا کے لوٹتے تھے مزارِ رسولؐ پر

۱۶
مصروف تھے خدا کی عبادت میں صبح و شام
یثرب میں اک مکاں تھا بنا کردۂ امام
گھر سے کہیں نہ جاتا تھا شہزادۂ انام
منظور ہو گیا شبِ رحلت وہیں مقام
رشکِ بہشت غیرتِ باغِ جناں ہوا
اس شب کو وہ مکان تو بس لامکاں ہوا

۱۷
وہ سبطِ مصطفیٰؐ کی شہادت کی رات تھی
عالم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
زہراؑ و مرتضیٰؑ پہ قیامت کی رات تھی
گذری تھی قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

۱۸
بستر پہ جلوہ گر جو ہوا وہ فلک جناب
زیرِ زمیں تھا خاک بسر قرصِ آفتاب
تا نصفِ شب نہ چشم ہوئی آشنائے خواب
داغِ جگر دکھاتا تھا جھک جھک کے آفتاب
تارے زمیں پہ ٹوٹ کے پیہم گرا کئے
چشمِ فلک سے قطرۂ شبنم گرا کئے

www.emarsiya.com

۱۹
پڑھ کر نماز شب کو جو سوئے شہِ اُمم
آسما نے پھر ملا دیا پانی میں آ کے سم
زینبؑ کو جو تک کے یہ پکارے بہ صد اَلم
بھیّا ابھی گلے سے نبیؐ کے لگے تھے ہم
رقّت یہ تھی کہ اشکوں سے تر روئے پاک تھا
محبوبِ کبریا کا گریبان چاک تھا

۲۰
نانا گلے لگا کے یہ کہتے تھے بار بار
اے بیکس و غریب حسنؑ میں ترے نثار
پھرتے تھے میرے گرد علیؑ کو نہ تھا قرار
اماں بلائیں لے لے کے کرتی تھیں مجھ کو پیار
پوچھا جو میں نے آپ کا کیوں رنگ زرد ہے
رو کر کہا کہ آج کلیجے میں درد ہے

۲۱
فرما کے یہ حسنؑ نے اُٹھایا زمیں سے جام
پایا درست اس کو جو تھا زہر کا مقام
تھوڑا سا پانی پی کے پکارا وہ تلخ کام
دوڑو بہن کہ کام ہمارا ہوا تمام
یہ کہتے کہتے زرد رُخِ پاک ہو گیا
چلّاتے تھے کہ ہائے جگر چاک ہو گیا

۲۲
دوڑیں جنابِ زینبؑ بےکس برہنہ پا
دیکھا کہ لوٹتے ہیں بچھونے پہ مجتبیٰ
بولی یہ سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا
ہے ہے بہن نثار ہو بھیّا یہ کیسا ہوا
کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا
کس نے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا

۲۳
بولے امام آہ نہیں طاقتِ سخن
جس کی کوئی دوا نہیں وہ درد ہے بہن
لپٹی گلے سے بھائی کے رو کر وہ خستہ تن
یہ بیقرار تھے کہ سنبھلتے نہ تھے حسنؑ
در آیا تھا جو زہر جگر میں امام کے
جھکتے تھے بار بار کلیجے کو تھام کے

۲۴
تکیے لگا دیئے تھے حرم نے اِدھر اُدھر
بازو کو کوئی تھامتی تھی اور کوئی سر
فرمایا طشت لاؤ ہوا زہر کارگر
رہ رہ کے کاٹتا ہے کوئی تیغ سے جگر
سینے سے منھ میں ٹکڑے کلیجے کے آتے ہیں
نانا بُلا گئے تھے سو دنیا سے جاتے ہیں

۲۵
زینبؑ نے جلد لا کے رکھا سامنے لگن
ہاتھوں سے دل پکڑ کے جھکے سرورِ زمن
آئی جو قے تو کانِ جواہر بنا دہن
الماس کھا کے لعل اُگلنے لگے حسنؑ
رنگِ زمرّدی کا سبب سب عیاں ہوا
معراج کی حدیث کا مطلب بیاں ہوا

۲۶
فرماتے تھے حسنؑ کہ بلاؤ حسینؑ کو
تھا دم بہ دم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سناؤ حسینؑ کو
ٹکڑے مرے جگر کے دکھاؤ حسینؑ کو
کہدو کہ جلد آیئے رحلت کا وقت ہے
سُن جایئے کچھ آ کے وصیّت کا وقت ہے

۲۷
فضّہ نے جا کے دی شہِ ذی جاہ کو خبر
دارِ فنا سے آپ کے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں برہنہ سر
دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِ بحر و بر
گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

www.emarsiya.com

۲۸ دکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال — قربان جاؤں دیکھو یہ ہے مجتبیٰؑ کا حال
اُمید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال — فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفیٰؐ کی آل
اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں — رہ رہ کے اب کلیجے کے ٹکڑے نکلتے ہیں

۲۹ بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد — لوٹے زمیں پہ گر کے بھری گیسوؤں میں گرد
تر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سرد — ان کا تو رنگ سبز تھا اور ان کا رنگ زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے — جھک جھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

۳۰ ہردم لپٹ کے بھائی سے باچشمِ اشکبار — چلّاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبّر گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار — میں تجھ پہ صدقے اے مرے نانا کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے — ہم قبر میں تمہاری مصیبت کو روئیں گے

۳۱ بھیا تمہاری گود میں نکلے گا میرا دم — تم دو گے ہم کو غسل و کفن جب مریں گے ہم
ہوگا تمہارے پاس نہ کوئی بجز اَلم — قاتل سرہانے ہووے گا یا خنجرِ ستم
شبّر تو بعد مرگ کے راحت سے سوئے گا — لاشہ تمہارا گھوڑوں سے پامال ہووے گا

۳۲ مرتا ہوں یاں وطن میں یہ تم ہو گے بے وطن — مرنے کے بعد بھی نہ ملے گا تمہیں کفن
پالو گے تم یتیموں کو میرے بصد محن — بچے تمہارے ہوئیں گے وابستۂ رسن
جاویں گے اہلِ بیتِ نبیؐ شہرِ شام میں — سر ننگے ہوں گی بیبیاں بلوائے عام میں

۳۳ کوزہ اُٹھا کے بولے حسینؑ فلک جناب — دیکھوں تو پی کے میں کہ یہ کس طرح کا ہے آب
بھائی کو لپٹی دوڑ کے زینبؑ جگر کباب — تھاما حسنؑ نے دستِ برادر بصد شتاب
جلدی سے پی نہ لے یہ قلق تھا امامؑ پر — اک ہاتھ تھا کلیجے پہ اک ہاتھ جام پر

۳۴ کوزے کو لے کے بھائی سے پھینکا بروئے خاک — اتنی زمین ہو گئی گرتے ہی چاک چاک
رو کر کہا کرو گے اگر آپ کو ہلاک — کیوں کر پلیں گے میرے یتیمانِ دردناک
تم آپ تیغ پی کے زمانے سے جاؤ گے — دو دن کی پیاس خنجرِ کیں سے بجھاؤ گے

۳۵ عباسؑ کو بلا کے کہا اے وفا شعار — بچپن سے تم کو کرتا ہے شبّیرؑ دل سے پیار
اور تم بھی ان کے نام پہ ہو جاں سے ہو نثار — حاجت تو کچھ نہیں ہے سفارش کی زینہار
تم شاہِ بیکساں کی رفاقت نہ چھوڑیو — بھائی کا اپنے دامنِ دولت نہ چھوڑیو

۳۶ وقتِ جہاد معرکہ آرائی کیجیو — پیاری نہ جان بھائی سے اے بھائی کیجیو
لے کر علم کو فوج کی زیبائی کیجیو — پیاسے ہوں اہلِ بیت تو سقائی کیجیو
اب ہم تو سوئے خلدِ بریں جانے والے ہیں — تم ان کے ساتھ ہو یہ تمہارے حوالے ہیں

www.emarsiya.com

۳۷
بندوں کی طرح قدموں پہ آقا کا سر رہے
زینب کی پردہ داری کی ہر دم خبر رہے
بھائی پہ تیر آئیں تو سینہ سپر رہے
شفقت کی اس بھتیجے پہ ہر دم نظر رہے
بیوہ کا لخت دل ہے نہ یہ دھیان کیجیو
قاسم کو پہلے بھائی پہ قربان کیجیو

۳۸
قاسم کو پیار کرکے کیا اس طرح کلام
ہیں بر سر سفر شہ مظلوم صبح و شام
اس گھر کے تم چراغ ہو روشن ہے تم سے نام
کیجیو وہ کام جس میں رضامند ہو امام
پیارے شہید تیغ جفا ہو کے آئیو
فردوس میں چچا پہ فدا ہو کے آئیو

۳۹
مجمل یہ تھا جو تم نے سنا آج میری جاں
لکھ کر دیا اپنے ہاتھ سے با چشم خوں فشاں
پہونچو گے کربلا میں تو ہو جائے گا عیاں
بازو پہ اس کے باندھ کے پھر یہ کیا بیاں
اس کو سوائے وقت مصیبت نہ کھولیو
یہ حرز جاں ہے غیر ضرورت نہ کھولیو

۴۰
تھا ایک شاہزادوں میں فرزند خورد سال
ہاتھوں کو اس کے چوم کے کرتے تھے یوں مقال
حاضر حضور شاہ میں تھا وہ بھی نونہال
اے آخری شہید خوشا تجھ پسر کا حال
نازک کلائیاں یہ تری دل سے بھائی ہیں
حوریں ابھی سے گود میں لینے کو آئی ہیں

۴۱
یہ کہتے کہتے غش ہوئے شاہ فلک جناب
حاضر تھی روح احمد و زہرا و بوتراب
غمگین تو تھے حسین ہوا اور اضطراب
وا تھے برنگ دیدۂ نرگس جناں کے باب
تشریف خلد کو شہ ذی جاہ لے گئے
جد و پدر جو آئے تھے ہمراہ لے گئے

۴۲
ماتم کی اہل بیت رسالت میں تھی صدا
سادات کے محلے میں اک حشر تھا بپا
برپا تھا شور وا حسنا و امحمدا
بام فلک سے آتی تھی ہاتف کی یہ ندا
آل نبی سے سبط محمد جدا ہوئے
زہرا کے آج لعل و زمرد جدا ہوئے

۴۳
برپا تھا اہل بیت محمد میں شور و شین
چھاتی پہ ہاتھ مار کے چلاتے تھے حسین
بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھیں کرکے بین
اب اٹھ گیا زمانے سے ہم بیکسوں کا چین
بازو ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

۴۴
لاشے کے پاس مادر قاسم کا تھا یہ حال
چلاتی تھی یتیم ہوئے ہائے میرے لال
رخ زرد اور پھٹا تھا گریباں کھلے تھے بال
لونڈی نثار اے پسر شاہ ذو الجلال
مدت کا ساتھ ہائے غضب آج چھٹ گیا
میں رانڈ ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا

۴۵
غسل و کفن امام کو جب دے چکے امام
جس دم اٹھا جنازۂ شہزادۂ انام
اور جمع ہو چکے در دولت پہ خاص و عام
کرتے تھے انبیائے سلف واں پہ اہتمام
تھے شیث و نوح چاک گریباں کئے ہوئے
الیاس و خضر آتے تھے کاندھا دیے ہوئے

www.emarsiya.com

۴۶
عباسؑ و عونؑ و زیدؑ و محمدؑ تھے نوحہ گر
اور عقیلؑ پسِ جنازۂ آقائے خوش سیر
قاسمؑ کو تھامے جاتے تھے سلطانِ بحر و بر
ازواج و خادماتِ محل سب برہنہ سر
عریاں سروں پہ مریمؑ و حواؑ کے ہاتھ تھے
جبریلؑ پا برہنہ جنازے کے ساتھ تھے

۴۷
جس دم جنازۂ پسرِ شاہِ لافتا
یہ دشمنوں پہ مطلبِ شبیرؑ کھل گیا
پہونچا قریبِ مرقدِ پیغمبرِ خدا
یعنی قریبِ مرقدِ سلطانِ انبیاؐ
زیبِ کنارِ شاہِ رسل کے مزار ہو
منظور ہے کہ حق کو یہ مرکز قرار ہو

۴۸
از بس کہ نسلِ فاطمہؑ سے تھا انھیں عناد
محبوبِ حق کے روضے پہ آئے وہ بدنہاد
بس مستعد وہ ہو گئے سب بر سرِ فساد
بولے کہ پوری ہونے نہ دیویں گے یہ مراد
یہ گھر ہماری ملک کا ہے اور مال کا
حصہ نہیں ہے اس میں محمدؐ کی آل کا

۴۹
برہم ہوئے یہ سن کے امامِ فلک جناب
فرمایا دو گے حشر میں کیا حق کو تم جواب
تھرایا جسم غیظ سے آنکھیں ہوئیں پُر آب
ہے کچھ بھی پاسِ احمدؐ و زہراؑ و بوترابؑ
اوروں کی قبر ہائے نبیؐ کے قریب ہو
پہلوئے رسولؐ کا نہ حسنؑ کو نصیب ہو

۵۰
عباسؑ نامدار کو بھی آگیا جلال
قبضوں پہ ہاتھ رکھے تھے شیرِ خدا کے لال
اور بھائی بند ہو گئے آمادۂ جدال
کہتے تھے ہم سے لڑ سکیں کیا ان کی ہے مجال
ان باغیوں کے زور کو دم بھر میں توڑیں گے
ہمسایۂ رسولِ خدا ہم نہ چھوڑیں گے

۵۱
اک اک کو روکتے تھے امامِ فلک سریر
کانپی زمیں ہل گیا صدمے سے چرخِ پیر
آنے لگے جنازے پہ جو اس طرف سے تیر
نکلی لحد سے فاطمہؑ جیبِ کفن کو چیر
تابوت پر نواسے کے بدعت جو ہوتی تھی
روحِ رسولِ پاک جنازے کو روتی تھی

۵۲
تابوت پر جو آنے لگے تیر ناگہاں
آئی ندائے غیب کہ اے شاہِ بیکساں
آمادۂ نبرد ہوئے شاہِ انس و جاں
سر پیٹتی ہے فاطمہؑ زہرا بصد فغاں
جنبش میں اس الم سے محمدؐ کی قبر ہے
اے شیرِ حق کے لال یہ ہنگامِ صبر ہے

۵۳
وال دی کسی نے زینبِ بیکس کو یہ خبر
تیغیں کھنچی ہیں غصے میں ہیں شاہِ بحر و بر
چلتے ہیں تیرِ ظلم حسنؑ کے جنازے پر
اٹھ کر گری وہ پیٹ کے ہاتھوں سے اپنا سر
چلائی گھر سے مضطرب الحال جاتی ہوں
قبرِ نبیؐ پہ کھولے ہوئے بال جاتی ہوں

۵۴
زہراؑ کے گھر میں شورِ قیامت بپا ہوا
بکھرے ہوئے تھے بال گریبان تھا پھٹا
ڈیوڑھی پہ آئی دخترِ حیدرؑ برہنہ پا
ایک ایک سے یہ کہتی تھی آنسو بہا بہا
عقدہ ہے آج فاطمہؑ کے نورِ عین کو
للہ کوئی جا کے سنبھالو حسینؑ کو

www.emarsiya.com

۵۵
زخمی کہیں نہ ہو پسرِ ضیغمِ الٰہ
اک بھائی کو تو قتل کیا دشمنوں نے آہ
ہم بیکسوں کا اب وہی وارث وہی ہے شاہ
کچھ ان پہ بن گئی تو یہ گھر ہو گیا تباہ
اب تو حسنؑ سے تا بہ قیامت جدائی ہے
ہے ہے یہی جہاں میں مرا ایک بھائی ہے

۵۶
جا کر کہے جو کوئی کہ اے شاہ نامدار
بابا کا صبر یاد کرو تم پہ میں نثار
صدقہ نبیؐ کی روح کا کیجو نہ کارزار
ہے ہے نہ مجتبیٰؑ کا بناؤ وہاں مزار
آرام دو حبیبِ خدا کے حبیب کو
لیجا کے ماں کے پہلو میں گاڑو غریب کو

۵۷
رو کر بیاں یہ کرتی تھی یاں زینبؑ حزیں
پھر سپرِ دیں ہوا پنہاں تہِ زمیں
واں لے گئے بقیع میں تابوت شاہِ دیں
رویا لپٹ کے قبر سے زہراؑ کا نازنیں
محشر بپا تھا نالہ و فریاد و آہ سے
ہفتاد تیر نکلے تھے تابوت شاہ سے

۵۸
بھائی کو دفن کر کے وہ شاہِ فلک سریر
اُن کے بھی قتل کرنے کو در پے ہوئے شریر
روضے پہ مصطفیٰؐ کے ہوئے جا کے گوشہ گیر
آمادۂ سفر ہوا کونین کا امیر
راحت کا اس شریف کی نقشہ بگڑ گیا
آباد کربلا ہوئی یثرب اُجڑ گیا

۵۹
پہونچے جو دشتِ ماریہ میں چھوڑ کر وطن
بے آب و دانہ تھے حرمِ سرورِ زمن
تھوڑے دنوں میں جا کے اُٹھائے بہت محن
مضطر شبِ دہم کو رہی شاہ کی بہن
بچپن سے اُنس تھا جو امامِ اُمم کے ساتھ
جاتی تھی جان آمدِ فوجِ ستم کے ساتھ

۶۰
حسرت سے دیکھتی تھی کبھی شاہ کا جمال
چادر گری تھی فرق سے بکھرے تھے سر کے بال
بانو کے رانڈ ہونے کا تھا دم بدم خیال
دل پر گرا تھا شاہ کے کوہِ غم و ملال
یادِ خدا میں سبطِ رسولِ ہمام کو
تھا انتظار صبح شہِ تشنہ کام کو

۶۱
عاشورہ کی سحر کو قیامت ہوئی بپا
پیاسے رفیق ہو گئے جب شاہ پر فدا
جنگی دُہل بجانے لگے رن میں اشقیا
مرنے پہ مستعد ہوئے حضرت کے اقربا
مسلمؑ کے دو یتیم جہاں سے گزر گئے
زینبؑ کے لعل برچھیاں کھا کھا کے مر گئے

۶۲
پایا حسنؑ کے لال نے مرنے کا جب محل
نیزے کے زخم نے جو دکھایا رخِ اجل
جو کچھ دیا تھا باپ نے اس پر کیا عمل
ٹاپوں سے راہواروں کی لاشہ گیا کچل
بیجاں تڑپ تڑپ کے وہ گل پیرہن ہوا
تازہ دلِ حسینؑ پہ داغِ حسنؑ ہوا

۶۳
جی چاہتا ہے حال زیادہ ہو کچھ رقم
[illegible] کو نہیں انیسؔ جہاں میں یہ درد و غم
رکتا ہے خوفِ طول سے اب تو سنِ قلم
ہر اک کے دل پہ لگتے ہیں نشترِ الم
دو دو ملیں گے ساغرِ نہرِ لبن تجھے
ہے بے ریا دلائے حسینؑ و حسنؑ تجھے